Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم دفاع پاکستان نمبر
بدھ ۵، تبوک ۱۳۶۹ ہش
۵. ستمبر ۱۹۹۰ء

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد ۷۵/۴۰
نمبر ۱۵۳

ہم اپنے وطن کی حفاظت کے لئے سب سے آگے کھڑے ہونگے

ہر احمدی اپنے وطن کا محب ہے اور وطن کی محبت اس کے ایمان کا حصہ ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

"ہمیں اپنے وطن سے محبت ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہم اس محبت میں سب سے پیش پیش ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وطن ہم سے کیا سلوک کرے۔ ہم بہر حال اس وطن کے لئے ہر خطرے میں (اللہ نے چاہا تو) سب سے آگے کھڑے ہونگے۔ ہر وہ تیر جو اس وطن کی طرف چلایا جائے گا احمدیوں کی چھاتیاں سب سے آگے ہونگی اُن تیروں کو لینے کے لئے۔"

(ماہنامہ خالد نومبر/دسمبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۹)

"ہر محبِّ وطن احمدی کا فرض ہے کہ وہ کسی قیمت پر بھی مُلک میں فساد نہ ہونے دے، محبِّ وطن سے میری مُراد نہ صرف پاکستان بلکہ تمام دنیا کے احمدی ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر احمدی اپنے اپنے ملک اور اپنے اپنے وطن کا محب ہے اور یہ ہماری تعلیم ہے اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ آج دنیا کی تمام قوموں میں سب سے زیادہ سچائی اور وفا کے ساتھ اگر کوئی اپنے وطن سے محبت کرتا ہے اور وطن کی محبت جس کا جُزوِ ایمان بن گئی ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے افراد ہیں۔

اگر ہم زیادہ وسیع نظر سے دیکھیں تو ساری دنیا ہی اس وقت فسادات کا شکار ہے اور تمام دنیا میں بعض تخریبی طاقتیں جو بڑے عظیم ملکوں سے بھی تعلق رکھتی ہیں اور نسبتاً چھوٹے ملکوں سے بھی تعلق رکھتی ہیں وہ پوری طرح سرگرمِ عمل ہیں کہ کسی طرح فساد برپا ہو۔ پس بین الاقوامی جماعت کے افراد کا اس کے مقابل پر فرض ہے کہ اپنے اپنے وطن میں ہر وہ ذریعہ استعمال کریں جس کے نتیجہ میں فساد دَب جائے اور فساد کا کوئی موقع پیدا نہ ہو۔"

(الفضل یکم اگست ۱۹۸۳ء صفحہ ۲-۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۵ تبوک ۱۳۶۹ ہش ۵ ستمبر ۱۹۹۰ء

وطن کی خاطر قربانیاں دینے والوں کو سلام

جماعت احمدیہ کے افراد کے دلوں میں یہ بات پوری شدّت سے راسخ ہے کہ وطن سے محبت ایمان کا جزو ہے۔ اس لئے احمدی دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو، کسی بھی ملک کا باشندہ ہو۔ اپنے وطن کی بہتری کے لئے ہر قربانی کے لئے پیش پیش رہتا ہے۔ انڈونیشیا کی تحریک آزادی ہو یا فلسطینیوں کی جدوجہد، افریقی ممالک میں استحکامِ وطن کا مرحلہ درپیش ہو یا وطنِ عزیز پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کا مسئلہ احمدی نوجوانوں کے سینے ہر گولی کو اپنے اوپر لینے کے لئے سب سے آگے ہوتے ہیں۔

پاکستان اپنے قیام کے بعد سے تین جنگوں کا ہدف بنا ہے۔ ۱۹۴۸ء ۱۹۶۵ء اور پھر ۱۹۷۱ء میں دفاع وطن کے لئے لہو کی ضرورت پڑی تو عساکرِ پاکستان میں موجود احمدی جوان دیوانہ وار مادرِ وطن کی آبرو کی حفاظت کے لئے میدانِ جنگ میں کود پڑے اور شجاعت و بہادری اور وطن کے لئے بے لوث قربانیوں کی اَنمٹ تاریخ رقم کر دی۔

پاک فوج میں اعلیٰ ترین رینک پر فائز جس افسر نے وطن کی خاطر جان دینے کا اعزاز حاصل کیا وہ میجر جنرل کا رینک ہے اور جاں سپاری کی یہ تاریخ رقم کرنے والا ایک احمدی فوجی ہیرو یعنی میجر جنرل افتخار جنجوعہ ہے۔ جنہوں نے ۱۹۷۱ء کی جنگ میں چھمب کے محاذ پر اپنی جان وطن پر نچھاور کر دی۔ اسی طرح وطن کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے زخمی ہونے والا اعلیٰ ترین رینک بھی ایک میجر جنرل کا ہے اور خدا کے فضل و کرم سے یہ اعزاز بھی ایک احمدی جرنیل کو ملا ہے یعنی میجر جنرل (ریٹائرڈ) ناصر احمد صاحب کو جو ۱۹۷۱ء کی جنگ میں شدید زخمی ہوئے۔

اور اعلیٰ ترین فوجی مرتبے کے ان دو احمدی افسروں کے سوا اور نہ کوئی جرنیل زخمی ہؤا اور نہ ہی کسی کو اپنی جان وطن کی خاطر قربان کر دینے کا اعزاز حاصل ہؤا۔

جماعت احمدیہ پاکستان کو ان بے شمار احمدی فوجی افسروں کی قربانیوں پر ناز ہے۔ آج بھی مادرِ وطن کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے والے کی آنکھ نکال دینے کا عزم زندہ ہے۔ قوم کو جب بھی لہو کی ضرورت پڑی ہم نے فراخ دلی سے جوان لہو قوم کو پیش کر دیا۔ اور کل بھی اگر ایسا وقت آیا تو قربانیاں دینے والوں میں اللہ نے چاہا تو احمدی جوان صفِ اوّل میں ہوں گے۔

باغباں کو لہو کی ضرورت پڑی
سب سے پہلے ہماری ہی گردن کٹی
پھر بھی کہتے ہیں ہم سے یہ اہلِ چمن
یہ ہمارا چمن ہے تمہارا نہیں

غیر کے زخم کو جو سہلائے
غم ہو اَوروں کا اور وہ کھائے
درحقیقت وہی ہے مَردِ خدا
کام مجبور کے جو آ جائے

ابوالاقبال

یہ پیڑ کیا اُگا ہے امساں گھر کے اندر
مَوسم بَدل گیا ہے قلب و نظر کے اندر

ہیں سینکڑوں دریچے دیوار و دَر کے اندر
مخفی نہیں کسی پر جو کچھ ہے گھر کے اندر

یہ آنے جانے والی پگ ڈنڈیاں نہیں ہیں
اُلفت کے راستے ہیں میرے نگر کے اندر

اَے مُسکرانے والے تُو جانتا نہیں ہے
ہم بھی ہیں اک حقیقت شام و سحر کے اندر

چندھیا گئی ہیں جس سے میری نحیف آنکھیں
یہ کون آگیا ہے یوں بن سنور کے اندر

اندر سے کر سکو گے طُوفان کا تماشہ
آؤ نا بیٹھ جاؤ تم بھی بھنور کے اندر

جب بھی کیا ہے ان سے تصویر کا تقاضا
خود چل کے آگئے ہیں وہ چشمِ تر کے اندر

اندر کے آدمی کا آساں نہیں ہے مَرنا
زندہ ہے آدمیّت اب بھی بَشر کے اندر

کوئی تو ہو رہا ہے اعلان آسماں پر
ہلچل مچی ہوئی ہے شمس و قمر کے اندر

کامل ہو راہبر تو ہر اِک قدم ہے منزل
یہ تجربہ ہؤا ہے اب کے سفر کے اندر

ڈَر ہے نِکل نہ جائے یہ پھاڑ کر چھتوں کو
وہ قوّتِ نمو ہے مضطرؔ شجر کے اندر

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

احمدی جنگی ہیروز کی تاریخ ساز خدمات

دنیا کا ہر انسان جس جگہ پیدا ہوتا ہے طبعی طور پر اس جگہ سے محبت رکھتا ہے۔ چنانچہ یہ طبعی میلان محبت اس بات کا متقاضی ہے کہ اگر اس کے وطن پر کوئی آنچ آئے تو اس کی خاطر وہ میدان کارزار میں دیوانہ وار کود پڑتا ہے یہ تو ایک شہری کا طرز عمل ہے دوسری طرف ایک احمدی شہری ہے جو وطن کی محبت کو اپنے ایمان کا جزو سمجھ کر ملک کی خدمت کرتا ہے۔ یہی جذبہ حب الوطنی ایک احمدی کا طرۂ امتیاز ہے۔

جماعت احمدیہ کی ۱۰۰ سالہ تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ جب بھی ملک کی حفاظت کا مسئلہ پیش آیا۔ احمدیوں نے اپنا تن من دھن سب کچھ وطن پر قربان کر دینا فرض اولین جانا۔ اور ہر آزمائش کے موقعہ پر پورے اترے۔ پاکستان کی ۴۳ سالہ تاریخ کا طائرانہ جائزہ لیں کہ جب بھی پاکستان کو اندرونی بیرونی خطرہ درپیش ہوا۔ تو پاکستان کے احمدی نوجوانوں نے پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت اپنے خون سے کی۔ اور اپنی تمام تر صلاحیتیں وطن کی حفاظت کے لئے وقف کر دیں۔

جنرل اختر حسین ملک نے چھمب کے محاذ پر دشمن کو ناکو چنے چبوائے اور جنرل عبدالعلی نے چونڈہ کے تاریخی محاذ پر دنیا کی سب سے بڑی ٹینکوں کی لڑائی لڑی۔ اور ہندوستان کو شکست دی۔ ۶۵ء میں رن کچھ کے محاذ پر بریگیڈیئر افتخار جنجوعہ نے دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے اور دسمبر ۷۱ء میں میجر جنرل کے عہدہ پر ترقی پانے کے بعد کشمیر کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔ میجر قاضی بشیر احمد، میجر منیر احمد سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین فضائی ریکارڈ قائم کرنے والے فلائیٹ آفیسر شمس الحق، لیفٹیننٹ ممتاز انور، لیفٹیننٹ خالد کٹرک وغیرہ نے اپنا خون دے کر حب الوطنی کی داستانیں رقم کیں۔ راجھستان سیکٹر پر میجر جنرل ناصر احمد نے ہندوستان کے حملوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اسے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا اور وطن کا دفاع کرتے ہوئے شدید زخمی ہو گئے۔ قابل غور بات ہے ۱۹۴۸ء سے لے کر دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ تک پاکستان کی افواج کے اعلیٰ ترین رینک یعنی جنرل کے عہدے کے صرف دو افراد تے جان پیش کی یا زخمی ہوئے۔ دونوں ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی تھے۔ ذیل میں ان جنگی ہیروز میں سے چند کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا جاتا ہے۔

ایک تاریخ ساز پاکستانی جرنیل اختر حسین ملک (ہلال جرأت)

۱۹۶۵ء میں کشمیر میں خط متارکہ جنگ کے پار بھارت کی مسلسل جارحانہ کارروائیوں کے جواب میں لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین کو جو ایک پیدل ڈویژن کے آفیسر کمانڈنگ تھے۔ کارروائی کرنے کا فرض سونپا گیا آپ نے اس کام کو انجام دینے کے لئے اپریشن جبرالٹر کا منصوبہ تیار کیا اور اس پر عملدرآمد کیا۔ اس محاذ پر چھمب میں بھارتی مورچے غیر معمولی طور پر مضبوط تھے۔ اور وہاں ایک طاقتور فوج متعین تھی۔ جنرل اختر حسین ملک نے ان مورچوں پر حملہ کیا اور بھارتی گیریژن کو اس حقیقت کے باوجود کہ ان کے پاس جو فوج تھی۔ وہ عملاً ایسی کارروائی کے لئے ناکافی سمجھی جاتی ہے بالکل نیست و نابود کر دیا۔ بھارتی قلعہ بندیوں کو تباہ کرنے ضربیں لگانے اور انہیں برباد کرنے کی کارروائی جنرل آفیسر کمانڈنگ کے بہادرانہ منصوبے بنانے اور کارروائی میں غیر معمولی قیادت کی رہین منت تھے۔ اس مشکل کام کو دلیرانہ طور پر اور ذاتی جرأت کے ساتھ انجام دیا انہیں اس پر بہادری کا دوسرا اعلیٰ ترین اعزاز ہلال جرأت عطا کیا گیا۔

۶۵ء کی جنگ میں جس جرأت بہادری اور ذہانت سے جنرل اختر حسین ملک نے کام لے کر عسکری تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے اس کے بارے چند آراء درج ذیل ہیں۔

میجر جنرل سرفراز خاں ہلال جرأت ملٹری کراس جو ۶۵ء کی جنگ میں لاہور محاذ پر کمانڈنگ آفسر تھے۔ لکھتے ہیں۔

"جس ہنرمندی سے اختر ملک نے چھمب پر اٹیک کیا اسے شاندار فتح کے علاوہ کوئی دوسرا نام نہیں دیا جاسکتا۔ وہ اس پوزیشن میں تھے کہ آگے بڑھ کر جوڑیاں پر قبضہ کرلیں۔ کیونکہ چھمب کے بعد دشمن کے قدم اکھڑ چکے تھے اور وہ جوڑیاں خالی کرنے کے لئے فقط پاکستانی فوج کے آگے بڑھنے کے انتظار میں تھے۔ مگر ایسا نہیں ہونے دیا گیا۔ کیونکہ یحیی پکائی پر یحیی خاں کو بٹھانے اور کامیابی کا سہرا یحیی خاں کے سر باندھنے کا پلان بن چکا تھا۔ لیکن نقصان کس کا ہوا۔ بھارت کو مکمل شکست دینے کا موقع ہاتھ سے نکل گیا کمانڈ کی تبدیلی میں دو دن ضائع ہو گئے۔"

(روزنامہ جنگ ۶ ستمبر ۱۹۸۶ء)

میجر نادر پرویز سابق ممبر قومی اسمبلی کہتے ہیں

"میجر جنرل اختر حسین ملک کے متعلق آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ سپر انٹیلی جنٹ اور جینئس تھے وہ ترکی میں رہے ہیں۔ جہاں امریکی اور غیر ملکی جنرل بھی تھے۔ جنرل اختر ملک نے وہاں بھی اپنا سکہ منوایا۔ وہ لوگ اس بات سے قائل ہو گئے کہ ہاں پاکستانی فوج میں کوئی جنرل ہے۔ ۶۵ء کی جنگ کی انہوں نے پلاننگ کی تھی۔ اگر ہم اس پلاننگ کے تحت چلتے تو اکھنور قبضے میں آجاتا۔ اور اگر اکھنور قبضے میں آجاتا تو سیالکوٹ محفوظ پوزیشن میں ہوتا۔ کیونکہ اکھنور انڈین لائن آف کیمونی کیشن تھی۔ (المیہ مشرقی پاکستان کے پانچ کردار صفحہ ۲۰)

دفاعی امور کے بارے میں تجربہ کار مبصر میجر معین باری لکھتے ہیں۔

"جنرل اختر ملک کو فوت ہوئے اگرچہ کئی سال گذر چکے ہیں۔ لیکن فوج کے اندر آج بھی ان کا نام عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔ وہ بڑے بہادر اور جنگ جو قسم کے کمانڈر تھے۔ وہ ایسے جرنیلوں میں سے تھے جو جذبہ جہاد اور شہادت سے سرشار ہوتے ہیں۔ جو طاقتور دشمن کے سامنے بھی بڑے بڑے خطرات مول لیتے ہیں۔

(روزنامہ جنگ ۷ اگست ۱۹۸۵ء)

ایک اور فوجی مبصر لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ غلام دستگیر لکھتے ہیں:

"جہاں تک جنرل اختر حسین ملک کا تعلق ہے وہ ایک نہایت مخلص محب الوطن قابل اور حقیقت پسند شخصیت تھے۔ وہ جونیئر افسروں میں زیادہ ہر دلعزیز تھے مگر ان کے سینئر افسر ان کی قابلیت کی وجہ سے ہمیشہ حسد کرتے تھے وہ ہر مسئلے کو عملی نقطہ نگاہ سے دیکھتے تھے"

(روزنامہ جنگ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۶ء)

اسی حسد کی بنا پر انہیں فوج اور ملک سے باہر نکالنے کے لئے ادارہ میثاق وسطی (سینٹو) کے ہیڈ کوارٹر انقرہ میں پاکستان کا نمائندہ بنا کر بھیج دیا گیا۔ پاکستان کا یہ نامور جنرل اور فن حرب کی تاریخ میں نمایاں مقام حاصل کرنے والا جنرل اختر حسین ملک ۱۲ اگست ۱۹۶۹ء کو انقرہ میں کار کے حادثے میں وفات پاگیا۔ روزنامہ مشرق نے مادر وطن کا عظیم سپوت کے نام سے اداریہ رقم فرمایا:

جنرل اختر حسین ملک کی وفات پر پورے ملک میں گہرے رنج والم کا اظہار کیا جائے گا۔ موت کے ظالم ہاتھوں نے مادرِ وطن کا ایک عظیم سپوت چھین لیا ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک نے محاذ پر قابل تحسین کارنامہ انجام دیا ہے۔ وہ ملت کی تاریخ شجاعت اور سرفروشی کا ایک درخشندہ باب ہے۔ ان کی کمان میں پاکستان کے شیردل فوجیوں نے اپنے سے تین گنا زیادہ طاقتور دشمن کو شرمناک شکست دی اور اس کا تمام غرور خاک میں ملا دیا۔ بھارت کا یہ منصوبہ دیوانے کا خواب بن کر رہ گیا۔

لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک آج ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ لیکن انہوں نے سرزمین وطن کی حفاظت کے لئے جو عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ وہ ان عالی مرتبت مجاہدوں میں ہیں جن پر ان کی قوم کو فخر ہے اور جن کے کارناموں کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

(روزنامہ مشرق ۲۳ اگست ۱۹۶۹ء)

لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک — ہلال جرأت

ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کی دوسری بڑی لڑائی دفاعی نوعیت کی تھی۔ جس میں ہندوستانی ٹینکوں کی خطرناک یلغار کو بریگیڈیئر عبدالعلی ملک نے ایک معمولی فورس کے ساتھ چونڈہ میں اس شان استقامت اور اس جرأت سے روکا کہ آج تک بڑے بڑے فوجی جرنیل ان کی اس جرأت پر حیران ہیں۔ بریگیڈیئر عبدالعلی ملک کو ان کے ڈویژنل کمانڈر نے تو یہ حکم دیا تھا کہ چونکہ یہ حملہ آنا بڑا ہے۔ اس معمولی فوج کے ساتھ تم اسے روک نہیں سکو گے۔ اس لئے پیچھے آجاؤ مگر اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہادر احمدی جرنیل عبدالعلی ملک نے کہا اگر میں نے ایسا کیا تو سیالکوٹ کے اہم ترین خطے پر دشمن کا قبضہ ہو جائے گا۔ اس لئے مجھے اجازت دی جائے میں دشمن کی اس یلغار سے چونڈہ میں ہی نمٹنے کی کوشش کروں۔

اس سلسلہ میں مشہور وقائع نگار اور ۶۵ء اور ۷۱ء کی جنگوں پر سب سے زیادہ لکھنے والے صحافی جناب عنایت اللہ صاحب مدیر ماہنامہ حکایت لکھتے ہیں۔

جنرل عبدالعلی ملک ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بریگیڈیئر کی حیثیت سے لڑ رہے تھے۔ ان کے ڈویژن کمانڈر میجر جنرل اسماعیل نے دشمن کی بکتر بند طاقت سے گھبرا کر انہیں حکم دیا تھا کہ پیچھے ہٹ جائیں اور سیالکوٹ خالی کر دیں تو جنرل عبدالعلی ملک نے ان کا یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا تھا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ انہوں نے ریوالور نکال کر اپنے ڈویژن کمانڈر سے کہا تھا کہ مجھے زبردستی پیچھے ہٹنے کا حکم دو گے تو پہلی گولی تم پر چلاؤں گا اس کے بعد انہوں نے ایک پیادہ بریگیڈ اور صرف ایک ٹینک رجمنٹ سے بھارت کے بکتر بند ڈویژن کو تین دن روکے رکھا تھا

(حکایت فروری ۱۹۷۴ء صفحہ ۲۳)

وطن کے اس مایہ ناز سپوت نے چونڈہ میں ہی دشمن پر اس جرأت اور مردانہ وار بہادری سے حملے کئے کہ بھارت کی مایہ ناز افواج اور فخر ہند نامی ٹینکوں کی ڈویژن جس کے ٹینکوں کا نام ہی BLACK ELEPHENT رکھا گیا تھا۔ اس کے دانت کھٹے کر دیئے۔ اور اپنے سے کئی گنا تعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود بھارتی افواج چونڈہ میں ایک قدم آگے نہ بڑھ سکیں۔ اس جرأت بہادری شجاعت اور جذبہ حریت اور جیالے پن کے اعتراف کے طور پر بریگیڈیئر عبدالعلی ملک کو بہادری کا دوسرا اعلیٰ ترین اعزاز ہلال جرأت دیا گیا۔

چونڈہ کے ہیرو لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک کے بے مثال اور عہد آفریں کارنامہ شجاعت پر تو اپنے ہی نہیں بیگانے بھی عش عش کر اٹھے۔ اور ان کی مجاہدانہ خدمات پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ جنرل عبدالعلی ملک کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے روزنامہ امروز لکھتا ہے۔

میجر جنرل عبدالعلی ملک ان کے چھوٹے بھائی ہیں۔ انہوں نے چونڈہ کے محاذ پر ٹینکوں کی عظیم جنگ میں پاکستانی فوج کی کمان کی اور ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ تاریخ حرب کے ماہرین حیران و ششدر رہ گئے۔ اس وقت موصوف بریگیڈیئر تھے۔ انہیں بھی بڑے بھائی کی طرح ہلال جرأت کا اعزاز ملا۔

(روزنامہ امروز ۲۳ اگست ۱۹۶۹ء)

ایک فوجی مبصر نے لکھا:

"بریگیڈیئر عبدالعلی ملک کو ۷، اور ۸، ستمبر کی رات کو دشمن کے خلاف جوابی حملہ کرنے کا حکم ملا۔ وہ اپنی مختصر فوج کے ساتھ دشمن پر اس طرح جھپٹے کہ دشمن کی پیش قدمی کو روک کر شدید نقصان پہنچایا اس کے ٹینکوں اور پیدل فوج کو تہس نہس کر دیا۔ دشمن تازہ کمک کے ساتھ تین دن تک آگے بڑھنے کے لئے زور لگاتا رہا۔ لیکن ہر بار اسے اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی۔ بریگیڈیئر عبدالعلی ملک نے اس موقعے پر جس دلیری اور شجاعت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس پر انہیں ہلال جرأت کا اعزاز ملا۔"

(حق کے پرستار صفحہ ۳۴)

ایک اور ادیب نے لکھا:

فورس کمانڈر بریگیڈیئر عبدالعلی ملک نے چونڈہ میں دشمن کی اسلحہ اور افرادی طاقت میں کہیں زیادہ فوج کو ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ دشمن نے چونڈہ پر قبضہ کے لئے ہر طرح کے حربے استعمال کئے بے تحاشا گولہ باری اور بمباری کی اور ہر طرف سے یلغار کر کے قبضہ جمانے کی کوشش کی۔ لیکن فرض شناس اور پرعزم بریگیڈیئر عبدالعلی ملک کی قیادت میں پاکستانی جانبازوں نے دشمن کو پسپائی پر مجبور کر دیا۔ دشمن نے مسلسل کئی روز تک اندھا دھند گولہ باری کی اور ہر طرف سے زور ڈالا جو کسی بھی فوج کی ہمت شکنی کے لئے کافی تھا۔ لیکن بریگیڈیئر عبدالعلی کی دلاوری ہمت اور سوجھ بوجھ نے دشمن کی ایک نہ چلنے دی۔ جانبازوں نے اپنے افسر کی بے جگری دیکھی تو وہ اور بھی سینہ سپر ہو گئے اور دشمن کو کاری ضربیں لگائیں۔ دشمن کو سخت نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔ بریگیڈیئر عبدالعلی کو ان کی عظیم خدمات کے صلے میں ہلال جرأت کا اعزاز دیا گیا۔ (جنگ جاری ہے صفحہ ۲۸۶)

دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ کو شکر گڑھ کے علاقہ میں ملک کے دفاع کی خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔ آپ وہاں ڈویژنل کمانڈنگ افسر تھے۔

میجر جنرل افتخار جنجوعہ ہلال جرأت

میجر جنرل افتخار جنجوعہ کے نام سے کون واقف نہیں ہے جس نے پہلے ۱۹۶۵ء میں رن کچھ کے میدان جنگ میں ہندوستان کو شکست فاش دی گو اس کی کمان میجر جنرل ٹکا خان کر رہے تھے لیکن فی الحقیقت یہی بریگیڈ نے یہ میدان سر کیا اور دشمنان وطن کو نیست و نابود کر دیا اور اس کی طاقت کے گھمنڈ کو خاک میں ملا دیا اس کی کمان بریگیڈیئر افتخار کر رہے تھے۔

بریگیڈیئر افتخار نہ صرف اس لڑائی میں زخمی ہوئے بلکہ اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر دشمن کا مقابلہ کیا اس ذاتی شجاعت اور بہادری کے صلے میں حکومت پاکستان نے آپ کو بہادری کا دوسرا بڑا اعزاز ہلال جرأت عطا کیا۔

ستمبر ۱۹۶۵ء کو افتخار جنجوعہ کو کشمیر کے محاذ پر دشمن کے مقابلہ کا موقعہ ملا۔ مگر وہاں تو منظر ہی بدل گیا جنرل اختر حسین کو ہٹا کر جنرل یحییٰ خان کو کمانڈنگ آفیسر مقرر کیا جا چکا تھا۔

دسمبر ۱۹۷۱ء میں چھمب کے سیکٹر میں میجر جنرل افتخار خان کی کمان میں ۲۳ ڈویژن کو جو مشن سونپا گیا تھا اس کے مطابق اسے دریائے توی تک کا علاقہ دشمن سے صاف کرنا تھا۔ لیکن ۲۳-اے کے بٹالین اپنے جواں ہمت اور پرعزم کمانڈنگ آفیسر کی کمان میں دریا عبور کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ جس کا دفاع دشمن نے انتہائی مضبوطی سے کیا ہوا تھا۔ اس پر ہندوستان نے ہماری فوج پر زبردست گولہ باری شروع کر دی گھمسان کی جنگ میں دونوں فوجوں کا زبردست جانی نقصان ہوا۔۔۔۔

جواں ہمت اور جانباز ڈویژنل کمانڈر افتخار نے ہمت نہ ہاری وہ ایسی شخصیت نہیں تھے جو دشمن کو چین لینے دیں۔ بھارتی فوج اس زبردست حملے کی تاب نہ لا کر بعجلت تمام پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئی اور پسپا ہو کر افراتفری کے عالم میں راہ فرار اختیار کرتے ہوئے اپنے پیچھے جنگی ساز و سامان اسلحہ کے ڈھیر تقریباً ایک سکواڈرن کے برابر صحیح سالم ٹینک اور بہت سی گاڑیاں بھی چھوڑ گئی۔ اور یوں چھمب پر پاکستان کا پرچم لہرا دیا گیا۔

اس وقت یہ ڈویژن مسلسل جنگ کرتے کرتے بہت تھک چکا تھا۔ پھر بھی اس میں ایک شخص تھا جو اب تک تازہ دم نظر آ رہا تھا۔ اور وہ اس کا جنرل تھا۔ بلا شبہ ایسے پرجوش اور باہمت جنرل کے لئے موجودہ قسم کی جنگی ذمہ داری (دفاعی پوزیشن میں رہنے والی) اس کی شخصیت کے مطابق نہ تھی۔ کیونکہ ایسے نڈر اور جوشیلے افسر کے لئے نچلا بیٹھنا ایک مشکل کام تھا۔ ۱۰ دسمبر کو جو ہیلی کاپٹر جنرل کو آگے مورچوں کی طرف لے جا رہا تھا اسے ایک ناخوشگوار حادثہ پیش آیا اور پاکستان کے یہ بہت ہی اچھے جنرل ہسپتال جاتے ہوئے راستے میں دم توڑ گئے۔

پاکستان کا المیہ ۱۹۷۱ء از میجر جنرل فضل مقیم خان صفحہ ۲۸۲ تا ۳۰۸

جب جنرل افتخار کو ہسپتال لے جایا جا رہا تھا تو راستے میں آپ ارض پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے فوت ہو گئے۔ وقت وفات انہوں نے کہا

"میں کتنا خوش نصیب ہوں کہ مجھے ۔۔۔۔۔ کا رتبہ مل گیا!"

یہ ان کے آخری الفاظ تھے۔ آپ کی خدمت کو سراہتے ہوئے چھمب کا نام افتخار آباد رکھا گیا۔

میجر معین باری نے ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا۔

"پاک فوج دنیا کی بہترین فوجوں میں سے ایک ہے اس کے جوان اور ینگ افسر نڈر بہادر اور جذبہ شہادت سے سرشار ہیں کہ ساری قوم ان پر فخر کر سکتی ہے پاک فوج میں اب بھی میجر بھٹی شہید میجر شریف کیپٹن خادم اور جنرل جنجوعہ شہید جیسے بہادر اور جری افسروں کی کمی نہیں ۶۵ء کی جنگ میں انہیں فوجیوں نے بھارتی فوج کو حواس باختہ کر دیا تھا۔"

(روزنامہ جنگ ۱۹ نومبر ۱۹۸۶ء)

میجر قاضی بشیر احمد

قاضی میجر بشیر احمد مردان کے رہنے والے تھے۔ جوڑیاں کے محاذ پر داد شجاعت دیتے ہوئے جان قربان کی۔

قاضی بشیر احمد نے تحریک پاکستان میں سرگرم حصہ لیا تھا آپ مسلم لیگ نیشنل لیگ کے پُرجوش رکن تھے۔ آپ نے بی۔اے کرنے کے بعد حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار ہو کر فوج میں کمیشن لے لیا۔ اور فوج میں بھرتی ہونے کے بعد وطن عزیز کی سالمیت و آزادی کا تحفظ ان کا واحد نصب العین بن گیا تھا۔ قاضی بشیر احمد رخصت پر گھر آئے ہوئے تھے کہ آپ کو فوراً محاذ جنگ پر پہنچنے کا حکم ملا۔ محاذ جنگ سے اپنے خط میں انہوں نے لکھا:-

"محاذ جنگ پر میری موجودگی میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے فخر کا باعث ہے اور آپ کے لئے موجب مسرت خدا کے فضل سے ہم ہندوؤں کو وہ سبق سکھائیں گے کہ ان کی آنے والی نسلیں بھی اسے یاد رکھیں گی۔"

انہوں نے اپنا کہا پورا کر دکھایا جوڑیاں کے محاذ پر جس جواں مردی اور شجاعت سے ہندوستانی فوج کا مقابلہ کیا اور اس کو شکست دی وہ تاریخ کا ایک حصہ بن چکی ہے۔

قاضی بشیر احمد نے جنگ کے دوران جو خطوط اپنے گھر والوں کو بھیجے ان سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے سینے میں ایک سچے احمدی سپاہی کا دل دھڑک رہا تھا ان کے سامنے دو ہی مقاصد تھے۔ دشمن پر کامل فتح یا خدا کی راہ میں جان کی قربانی کی۔ ان کے خلوص کا کرشمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دونوں تمنائیں پوری کر دیں۔ انہوں نے اپنے جانباز ساتھیوں کی قیادت کرتے ہوئے ہندوستانی فوج کو ذلت آمیز شکست دے کر جوڑیاں فتح کر لیا۔ اور پھر آگے کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے شل لگنے سے وطن پر قربان ہو گئے۔

۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جان کی قربانی پیش کرنے کے وقت ان کی عمر ۳۰ سال تھی اور تین کمسن بچے ان کی یادگار تھے ٹیپو سلطان کا یہ جملہ ان کا وردِ زبان تھا ان کے آفیسر کمانڈنگ کا بیان ہے کہ "گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے۔"

"میجر مرحوم نے زندگی کے آخری تین دن اس طرح گذارے کہ کھانے پینے اور آرام کرنے کی مہلت بھی ان کو نہ ملی وہ مسلسل لڑتے رہے جب ان کی نعش محاذ سے گاڑی پر لائی گئی تو سپاہی اور افسر دھاڑیں مار مار کر روتے تھے۔ ...... کے وقت وہ دشمن کی گولہ باری کی زد سے نکل آئے تھے اور تیزی سے آگے ہی بڑھتے جا رہے تھے کہ ایک شیل ان کو آ لگا۔"

(حق کے پرستار از نسیم کاشمیری ص ۳۹۶)

خلیفہ منیر الدین ستارۂ جرأت

— ناقابل تقلید ہواباز —

۱۱ ستمبر کو دوپہر کا وقت تھا آپریشن روم میں لڑاکا بمبار ونگ کے کمانڈر محمد انور شمیم آج کے انتہائی اہم مگر خطرناک مشن کے بارے میں اپنے ہوابازوں کو اہم ہدایات دینے والے تھے۔ ہدف امرتسر میں نصب شدہ راڈار اسٹیشن تھا جس پر سخت پہرہ تھا۔ انور شمیم نے اپنے علاوہ اس مشن کے لئے تین ہوابازوں کو منتخب کیا۔

"جب انہوں نے ہدایات دینے کے لئے بلایا تو ان میں سے صرف دو آئے انہوں نے خوش مزاج تنومند ونگ آپریشن آفیسر سکواڈرن لیڈر منیر الدین سے تیسرے پائلٹ کے بارے میں دریافت کیا۔"

"جی وہ تو میں ہوں" منیر نے پکار کر کہا۔

تقریباً نصف گھنٹہ بعد تباہ کن سامان سے لیس چار سیبر جیٹ طیارے بڑی شان سے اڈے سے اڑے اور اپنے نشانے کی طرف دس منٹ میں وہ دشمن کے علاقے میں تھے۔ سیبر طیارے نیچی اڑان کرتے امرتسر شہر کے قریب پہنچ رہے تھے کہ اچانک دشمن کی توپوں نے آگ اگلنا شروع کر دی۔ چھوٹی بڑی سب گنیں ان پر گولے برسا رہی تھیں۔ اور شیل چاروں طرف پھیل رہے تھے۔ مگر چاروں ہواباز بے دھڑک آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ جس تیزی سے منیر دشمن کے راڈار کو نشانہ بنا رہا تھا اس وجہ سے اب دشمن کے توپ خانے کی توجہ منیر پر مرکوز ہو چکی تھی۔ قریب سے گولوں کی باڑ گذری تو منیر کا طیارہ بلا خوف خطر تمام تر یکسوئی کے ساتھ آگ اور فولاد کے جال میں سے گذرا وہ اپنے نشانے کے قریب آ رہا تھا کہ دشمن کا گولہ آن لگا۔ "مجھے گولا لگا ہے"۔ منیر نے اپنے ونگ کمانڈر کو بتایا اس کے بعد ریڈیو ٹیلی فون خاموش ہو گیا۔ ایک بہادر پائلٹ وطن پر قربان ہو چکا تھا۔

ہمارے غازی ہمارے شہید کے مصنف آغا اشرف نے اپنی کتاب میں خلیفہ منیر الدین کے حالات اور کارنامے "ناقابلِ تقلید ہواباز" کے عنوان سے شائع کئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

"گورداسپور کا ۳۶ سالہ منیر بڑا ذہین اور نڈر ہواباز تھا۔ ہماری ایئرفورس میں وہ بڑی مقبول اور ہر دلعزیز شخصیت بذلہ سنج کڑا نشانہ باز اور تنومند منیر تھوڑا ہکلایا کرتا تھا۔ اس کے جوہر فضائے آسمانی پر کھلتے اور یوں لگتا گویا وہ صرف ہوابازی اور فضائی جنگ کے سہارے زندہ ہے۔ اس کی ساری زندگی کا محور یہی ہے۔ ہوابازی کے بغیر اس کی زندگی کا کوئی مفہوم نہ تھا۔ بعض اوقات اس کے دوست اسے یہ کہہ کر چھیڑتے کہ اسے ایئر ہیڈ کوارٹر میں سٹاف ڈیوٹی دی جا رہی ہے اس کے بعد وہ اپنے افسروں کی منت سماجت شروع کر دیتا تاکہ اس کا تبادلہ نہ ہو اور اسے ہوابازی چھوڑنی نہ پڑے۔

۴ ستمبر کو اس نے چھمب سیکٹر میں دشمن کے متعدد ٹینک اور گاڑیاں تباہ کرنے کے مشن میں حصہ لیا اس کے بعد اس نے تقریباً ہر روز جنگی کارروائی میں حصہ لیا ۱۱ ستمبر کو اس نے سب سے بڑی قربانی دی۔

سکواڈرن لیڈر منیر الدین کو انتہائی کٹھن مرحلہ پر عزم و حوصلہ کا مظاہرہ کرنے اور فرائض کو جانفشانی سے سرانجام دینے پر ستارہ جرأت کا اعزاز دیا گیا۔

ریکارڈ قائم کرنے والے ہواباز کے کارنامے

فلائنگ آفیسر محمد شمس الحق

ستارہ جرأت

ایک اور جانباز احمدی فلائنگ آفیسر محمد شمس الحق دسمبر ۱۹۷۱ء میں ڈھاکہ مشرقی پاکستان میں بھارتی حملہ آور طیاروں کا مقابلہ کرتے ہوئے وطن پر قربان ہو گئے آپ اپنے سکواڈرن کے سب سے کم عمر اور کم تجربہ رکھنے والے ہواباز تھے۔ اس کے باوجود آپ نے پاک بھارت جنگ میں پاک فضائیہ کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے دشمن کے طیاروں کا مقابلہ کیا اور ڈھاکہ ایئرپورٹ پر بھارتی طیاروں کو بمباری کرنے کا موقع نہ دیا۔ آپ نے اس موقعہ پر بے مثال مہارت جذبے اور جرأت کا مظاہرہ کیا۔

پاک فضائیہ کی تاریخ میں آپ کا ذکر ان الفاظ میں ملتا ہے۔

"آپ نے سکواڈرن کے سب سے نوخیز اور کم تجربہ کار ہواباز ہونے کے باوجود فلائنگ آفیسر محمد شمس الحق نے دوران جنگ مثالی جرأت اور مہارت پرواز کا مظاہرہ کیا ۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو انہیں ڈھاکہ مستقر پر حملہ آور ۴ ایس یو ۷ طیاروں کے خلاف مزاحمتی کارروائی کے احکامات ملے۔ جونہی وہ فضا میں بلند ہوئے بھارتی طیاروں نے ان کی فارمیشن پر میزائلوں کی بوچھاڑ کر دی مگر وہ انتہائی تحمل کے ساتھ کم رفتاری سے حملہ آور طیاروں پر جا لپکے اور اپنے ونگ مین کو دوبارہ میزائل چھوڑنے کے لئے کہا بعد میں ایک اور جھڑپ کے دوران انہوں نے ایک ایس یو ۷ کو مار گرایا اسی اثناء میں چار ہنٹر بھی لڑائی میں شریک ہو گئے۔ فلائنگ آفیسر شمس الحق بلا تامل ہنٹر طیاروں پر پل پڑے اور ان میں سے دو کا کام تمام کر دیا۔ اس کے بعد دشمن کے چار مگ طیاروں نے ان پر ہلہ بول دیا تاہم اپنی منصوبہ بندی اور طیارے کے بہتر استعمال کے ذریعے انہوں نے دشمن کے اس حملے کو بھی ناکام بنا دیا چنانچہ انتہائی نامساعد حالات میں مثالی جرأت اور شاندار مہارت کے مظاہرے پر فلائنگ آفیسر محمد شمس الحق کو ستارہ جرأت عطا کیا جاتا ہے۔"

(پاک فضائیہ کی تاریخ صفحہ ۲۸۶)

لیفٹیننٹ ممتاز انور

ستارہ جرأت

لیفٹیننٹ ممتاز انور ۱۴ سال کی عمر میں نیوی میں تربیت کے لئے بھرتی ہوئے تھے۔ انہیں ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بھی بہادری اور جرأت کے جوہر دکھانے کا موقعہ ملا۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے شہادت وہ انعام ہے جو اللہ پاک اپنے سپاہی پر خوش ہو کر اسے بخشتا ہے کاش میں بھی یہ انعام پانے کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں منتخب ہو سکوں۔

مارچ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں بغاوت ہو چکی تھی۔ وطن کی سرحدوں کے دفاع نے جب پکارا تو ممتاز انور اپنی رخصت ختم کر کے وطن کے دفاع کے لئے حاضر ہو گیا۔ ان بیوی کا بیان ہے:

"گھر سے رخصت ہوتے وقت ان کی بیوی کچھ مغموم ہوئی تو وہ اپنے مخصوص انداز میں ہنس دیئے اور مجھے یاد دلایا کہ میں ایک سپاہی کی بیوی ہوں۔ ان پر مجھ سے زیادہ حق مادر وطن کا ہے۔ وہ خاک پاک جس کا لہو ان کی رگوں میں دوڑ رہا ہے وہ کہنے لگے آج وقت آ گیا ہے۔ میری ماں میری دھرتی اور میرے فرض نے مجھے پکارا ہے اور میں اس پکار پر لبیک کہتے جا رہا ہوں سمندری سرحدیں میری منتظر ہیں وہ مجھے بلا رہی ہیں کہ دشمن نے سمندر کے سینہ پر اپنا تسلط جمانے کی ناپاک کوششیں شروع کر رہی ہیں۔ جب تک میں زندہ ہوں میں دشمن کا ہر ڈر سینے پر سہوں گا۔

(روزنامہ امروز ۲۳ دسمبر ۱۹۷۱ء)

ممتاز کو ملک کے دفاع کیلئے مشرقی پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھجوایا گیا۔ جہاں دشمن نے بحری ناکہ بندی کر رکھی تھی۔ ممتاز نے انتہائی جرأت اور جاں فشانی سے خدمات سرانجام دیں۔ جو سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

۴-۵ اگست ۱۹۷۱ء کا پاکستان نیوی کا جہاز بدر جو تین ماہ کے لئے مشرقی پاکستان گیا ہوا تھا۔ واپسی پر سخت سمندری طوفان کا شکار ہو گیا اور اس کا اگلا حصہ ٹوٹ کر الگ ہو گیا بدر جہاز اس وقت ہندوستانی سمندری حدود کے بہت نزدیک تھا۔ جس کی وجہ سے جہاز چلانا مشکل ہو گیا۔ ڈر تھا کہ ہندوستانی بحریہ کو اگر علم ہو گیا تو وہ جہاز پر قبضہ کر لے گی اور بحریہ کے نوجوانوں کو گرفتار کر لے گی۔ اس خفیہ بحری راستے کا علم ہونے کی وجہ سے اس کی راستے کی بھی ناکہ بندی کر دے گی۔ جہاز کا سارا عملہ سخت گھبرایا ہوا تھا۔ اس نازک اور اہم لمحہ میں ممتاز انور نے بے مثال جرأت اور ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے جہاز کے انجن کا کنٹرول خود سنبھال لیا اور پانچ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جہاز کو انتہائی خفیہ طور پر منزلِ مقصود کی طرف بڑھانا شروع کیا اور تین دن اور تین رات مسلسل کھڑے رہ کر جہاز کو اس خطرے سے نکال لائے۔ ممتاز کی اس جرأت کو اس کے افسروں نے بہت سراہا اور ممتاز کے حوصلے بلند ہو گئے۔

ممتاز انور چیف انجینئر کے عہدے پر خیبر جہاز پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ شروع ہو چکی تھی۔ یہ ۴-۵ دسمبر کی رات تھی جب پاک بحریہ کی سب میرین غازی لاپتہ ہو چکی تھی۔ تمام بحری بیڑے کھلے سمندر میں اسکی تلاش میں مصروف تھے۔ رات کے گیارہ بجے خیبر جہاز کو میزائل کا نشانہ بنایا گیا۔ پہلا میزائل جہاز کے ایک انجن میں لگا جس سے جہاز کو زبردست دھکا لگا اور ساتھ ہی روشنی کا سارا انتظام ناکارہ ہو گیا۔ ممتاز انور اس وقت ڈیوٹی آف کر کے اپنے کیبن میں پہنچے ہی تھے کہ یہ حادثہ ہو گیا۔ آپ فوراً کیبن سے نکلے اور موقعہ پر جہاز کے کنٹرول روم میں پہنچنے کی کوشش کی۔ سب سے پہلے جہاز کی روشنی کا نظام درست کیا۔ اتنے میں عملے کا ایک آدمی سخت گھبراہٹ کے عالم میں پہنچا اور بتایا کہ جناب انجن روم میں آگ لگ گئی ہے۔

ممتاز نے اس کو تسلی دی اور دیوانہ وار انجن روم کی طرف دوڑے اور بڑی جدوجہد کے ساتھ ایک انجن کو چلانے میں کامیاب ہو گئے اور جہاز کے کیپٹن کو اطلاع دی کہ ہم ایک انجن کی مدد سے جہاز کو موڑ کر خطرناک علاقے سے نکل جانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں لیکن کیپٹن نے اعلان کر دیا کہ جہاز چھوڑ دیا جائے۔ یہ اعلان سنتے ہی ممتاز بجائے باہر نکلنے کے واپس انجن روم کی طرف بھاگے۔ راستے میں لوگوں نے آپ کو روکا کہ کیپٹن نے جہاز چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ آپ واپس جائیں مگر آپ نے جواب دیا کہ میرے عملے کے لوگ نیچے کام کر رہے ہیں میں ان کو نکال لاؤں۔ اسی اثناء میں دوسرا میزائل دوسرے انجن پر لگا اور جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ جو لوگ کشتیوں میں سوار ہو گئے تھے ان میں سے بھی کچھ جان بچا سکے۔ آپ کو آخری دفعہ چونکہ انجن روم کے پاس دیکھا گیا۔ ان کے بچ نکلنے کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی تھی۔ اس طرح ممتاز انور نے اپنی خواہش کے مطابق جام ...... نوش کیا۔ آپ کی بے مثال بہادری اور جرأت کے صلے میں آپ کو ستارۂ جرأت کے اعزاز سے نوازا گیا۔

لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد

تمغۂ امتیاز

کرنل بشارت احمد دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں ۱۳ آزاد کشمیر بٹالین کی کمانڈ کر رہے تھے۔ پاکستانی فوج بڑی تیزی سے چھمب کی طرف بڑھ رہی تھی ایک کے بعد ایک دیہہ کو فتح کرتی چلی جا رہی تھی۔ ہندوستانی فوج بہت بڑی تعداد میں تھی اور پوری طرح سازوسامان سے لیس تھی۔ اس کو ہوائی تحفظ بھی مہیا تھا۔ پاکستانی فوج اس کا بڑی بے جگری سے مقابلہ کر رہی تھی۔ کرنل بشارت اور ان کے طوفانی دستے اس تیزی سے آگے بڑھے کہ ان کا اپنے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ دشمن نے ان کو پوری طرح نرغے میں لے لیا۔ گولیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی جس سے یہ تمام کے تمام یا تو شہید ہو گئے اور باقی زخمی ہو گئے اور واپس جانے سے معذور ہو گئے۔ میجر عباس، کیپٹن شریف کرنل بشارت اور دوسرے سپاہیوں کو ہندوستانی فوجیوں نے قیدی بنا لیا اور ان کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ زخمی ہونے کی وجہ سے خون کی کمی ہو گئی۔ آخر ہسپتال میں ان کو علاج کے لئے بھجوا دیا گیا۔ پاک فوج کے چند بہادر سپاہیوں کے قیدی بنا لئے جانے کی تصدیق ہو گئی تو ہندوستانی افواج کا کمانڈر انچیف جنرل مانک شا خود کرنل بشارت احمد کے کمرہ میں آیا اور کچھ سوالات کئے۔

کرنل بشارت نے نہایت جرأت سے اس کے سوالات کا جواب دیا۔ جنرل مانک شا کی اس گفتگو کا ذکر کرنل بشارت صاحب نے اپنی کتاب میں خود کیا ہے وہ لکھتے ہیں۔ مانک شا نے ان سے سوال کیا "کیا تم جانتے ہو کہ آج ۱۶ دسمبر ہے۔ بنگلہ دیش آزاد ہو چکا ہے تمہارے اس کے بارے میں کیا تاثرات ہیں"؟ میں نے جواباً کہا آج آپ کو موقعہ ملا ہے ایک دن ہمیں بھی موقعہ ملے گا۔ تو پاکستان کی سرحدیں شملہ ڈلہوزی تک بڑھ جائیں گی۔ آج تمہارا ملک غیر ملکی امداد سے طاقتور ہے کل ہم اپنا بدلہ لے لیں گے۔ یہ جواب سننے سے جنرل مانک شا حیران ہو گیا وہ کچھ بڑبڑایا اور کہا۔ کرنل! دیکھو تمہارا باپ بھی ایسا نہیں کر سکتا۔ ہم نے تم کو شکست دی ہے میں نے کہا جناب میرا باپ فوت ہو چکا ہے لیکن اس کے بیٹے نے تمہاری فوج کو کافی نقصان پہنچایا ہے اور تمہاری فوج نے صرف میری ایک ٹانگ کو نقصان پہنچایا ہے میں پھر اپنے ملک کی حفاظت کیلئے لڑنے کے قابل ہو جاؤں گا۔ پھر جنرل مانک نے کہا کہ تمہاری بٹالین نے بھارت کا بہت نقصان کیا ہے۔ اب تمہیں اپنے کئے کی سزا ملے گی۔ میں نے جواباً کہا جناب آپ مائنڈ نہ کریں ہم لڑنے والے سپاہی ہیں اور اسکی قیمت ادا کرنا بھی جانتے ہیں۔

پھر ان کو اخباری نمائندوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ ان سے سوال ہوا۔

سوال: کرنل تم ہندوستان پر تین بار حملہ کر چکے ہو کتنی بار اور حملے کرنے کا ارادہ ہے۔

میں نے کہا ہم سلطان محمود غزنوی کے پیروکار ہیں۔ اس نے چھوٹے سے سومنات کیلئے ہندوستان پر ۱۷ حملے کئے تھے ہمارے سامنے تو ایک بہت بڑا سومنات ہے اور گذشتہ تاریخ کے لحاظ سے ابھی ۱۴ بار مزید حملے کا امکان ہے۔

یہ بہادر فوجی جو اپنے ملک کا دفاع کرتے ہوئے دشمن کے قبضے میں چلا گیا تھا زخمی قیدیوں کے تبادلے میں ۲۲ فروری ۱۹۷۲ء کو واپس پاکستان آ گیا اور اسکی بہادری، جرأت کے صلے میں اسے تمغۂ امتیاز دیا گیا۔

ماخوذ از

THE SOLDIER WITH MISSION.
BY LT. COLONEL
BASHARAT AHMAD.

حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

لوگ تو اس ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن آپ ان کوششوں کی راہ میں روک بن جائیں اور حب الوطنی کے گیت گائیں اور ساری قوم کو سمجھائیں کہ ان لوگوں کی بداعمالیوں کے نتیجہ میں اپنے پاؤں پر کلہاڑی کیوں مارتے ہو۔ حب الوطنی کے جذبہ کو زخمی نہ ہونے دو اس لئے جماعت احمدیہ کو یہ جہاد بھی کرنا چاہیئے کہ پاکستان میں حب الوطنی کے احساس کو نمایاں کیا جائے اور بیدار کیا جائے اور ہر قسم کے ایسے خیالات جو پاکستان کو کسی طرح نقصان پہنچا سکتے ہیں ان کے خلاف کوشش کرنا بھی جماعت احمدیہ کا کام ہے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ اگر دعائیں اس کوشش کو تقویت دیں تو پھر یقیناً آپ کو کامیابی نصیب ہو گی اور میں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ پاکستان کو ہمیشہ سلامت رکھے کیونکہ یہ ملک دین کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور اس لحاظ سے یہ واحد ملک ہے اس لئے اگر اس مقدس نام سے پیار اور محبت ہے تو پھر دنیا کے ہر احمدی کو چاہیئے کہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کی ہر کوشش کو ناکام بنا دے

(اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ نومبر ۱۹۸۶ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "جنگ" لندن کو اپنے ایک انٹرویو میں احمدی فوجی افسران کا ذکر یوں فرمایا:

مجھے آپ یہ بتائیے کبھی ان سے کسی نے کیوں نہیں پوچھا کہ جب جنگیں ہندوستان پاکستان کی ہوئی ہیں تو سرِ فہرست کون سے ہیرو تھے جو پاکستان کے دفاع میں عظیم الشان جرنیلوں کے طور پر ابھرے ہیں۔ وطن کی خاطر جان قربان کرنے والوں میں جن کے نام لکھے ہوئے ہیں جن کو تمغے ملے ہوئے ہیں جنرل اختر ملک کا نام ایک عظیم جرنیل کے طور پر ساری دنیا میں شہرت پا گیا تھا۔ کشمیر کے محاذ میں انہوں نے ہندوستان کو رگیدا ہے پھر چونڈہ کے محاذ پر ہیرو عبدالعلی ملک

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۶۰۹/

میں لطیفہ اے زوجہ احمد گل صاحب پیشہ خانہ داری۔ عمر ۶۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اگست ۱۹۸۸ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ مکان مالیتی -/۷,۵۰۰,۰۰۰ روپے
۲۔ جوڑی بالیاں مالیتی -/۵۰,۰۰۰ ”
۳۔ انگوٹھی مع ہیرا مالیتی -/۲۵,۰۰۰ ”
۴۔ نیکلس مالیتی -/۱۰۰,۰۰۰ ”
۵۔ حق مہر -/۱۲۰,۰۰۰ ”
میزان -/۷,۷۹۵,۰۰۰ ”

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵,۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ لطیفہ اے زوجہ احمد گل صاحب انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱:۔ ANWAR TAMPUBOLON انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ سیف الانوار مسل ۲۷۶۰۸/

مسل ۲۷۶۱۰/

میں YOESMA WIFE OF SYAMSU ANWAR پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۹۸۸ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ جوڑی طلائی بالیاں مالیتی -/۵۰,۰۰۰ روپے
۲۔ RING WITH BRILLIANT مالیتی -/۱۰۰,۰۰۰ روپے
۳۔ حق مہر -/۴۲,۰۰۰ روپے
میزان -/۱,۹۲,۰۰۰

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲,۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ YOESMA WIFE OF SYAMSU ANWAR انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱:۔ SYAIFUL ANWAR انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ ANWAR TAMPUBOLON انڈونیشیا۔

مسل ۲۷۶۱۱/

میں MACHRUF DAMANIK SON OF MACHMUR DAMANIK پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۳ سال۔ بیعت ۲۶ مارچ ۱۹۶۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۳ مئی ۱۹۸۸ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ مکان مالیتی -/۱۵,۰۰۰,۰۰۰ روپے
۲۔ زمین مالیتی -/۷۵۰,۰۰۰ روپے
میزان -/۱۵,۷۵۰,۰۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰,۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ MACHRUF DAMANIK انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ MOCHAMMAD SABARI وصیت ۲۳۸۴۵/ گواہ شد نمبر۲ ABOE HASNA وصیت ۲۳۸۴۴/

مسل ۲۷۶۱۲/

میں سلیمان DAMANIK ولد MAKMUR DAMANIK پیشہ تجارت۔ عمر ۳۱ سال بیعت ۱۹۸۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۸۸ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۷۵,۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ سلیمان DAMANIK انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱:۔ محمد صابر وصیت ۲۳۸۴۵/ گواہ شد نمبر۲:۔ MCHRUF DAMANIK ساکن انڈونیشیا۔

مسل ۲۷۶۱۳/

میں MIDJI PURWANTO SON OF KASERAM SUBANDI پیشہ طالب علم۔ عمر ۲۵ سال۔ بیعت ۱۹۸۵ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۷ مئی ۱۹۸۸ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰,۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ MIDJI PURWANTO انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ محمد صابر وصیت ۲۳۸۴۵/ گواہ شد نمبر۲:۔ MALHRUF DAMANIK انڈونیشیا۔

مسل ۲۷۶۱۴/

میں منیرہ بیگم زوجہ MACHRUF DAMANIK پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال۔ بیعت ۱۲ جون ۱۹۷۲ء۔ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۸۸ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ زمین مالیتی -/۱,۵۰۰,۰۰۰ روپے
۲۔ فرنیچر ” -/۱,۰۰۰,۰۰۰ ”
۳۔ حق مہر -/۱۲,۰۰۰ ”
میزان -/۲,۵۱۲,۰۰۰ ”

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵,۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ منیرہ بیگم زوجہ MACHRUF DAMANIK انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱:۔ محمد صابر وصیت ۲۳۸۴۵/ گواہ شد نمبر۲:۔ ابوحسین وصیت ۲۳۸۴۴/۔

علم کی بات آسان پیرائے میں آگے پہنچانا نیکی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس داخلہ

برائے تعلیمی سال ۹۱-۱۹۹۰ء ــــ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ایم اے عربی پارٹ I اولڈ کیمپس / ایم ایس سی فزکس پارٹ I نیو کیمپس

مندرجہ بالا کلاسز میں داخلہ کے امیدواروں کی درخواستیں مجوزہ فارموں پر مورخہ ۱۶، ستمبر ۲، بجے تک کالج دفتر پہنچ جانی چاہئیں۔ پراسپیکٹس / فارم کالج دفتر سے روزانہ صبح ۸، بجے سے سہ پہر ۲، بجے تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ:

(۱) ہر امیدوار کا متعلقہ مضمون میں بی اے / بی ایس سی کے امتحان میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن کا حامل ہونا ضروری ہے۔ بوقت داخلہ عمر ۲۶، سال سے زائد نہ ہو۔

(۲) تحریری امتحان اور انٹرویو متعلقہ شعبہ جات میں بالترتیب ۲۲، ستمبر اور ۲۳، ستمبر کو ٹھیک ۹، بجے شروع ہوگا۔

(۳) کامیاب امیدواران کی پہلی لسٹ ۲۷، ستمبر کو کالج نوٹس بورڈ پر لگائی جائے گی۔

(۴) پہلی لسٹ میں یکم اکتوبر تک فیس جمع نہ کروانے والوں کی نشستیں خالی قرار دے کر دوسری لسٹ ۲، اکتوبر کو لگا دی جائے گی۔

(۵) لڑکوں کے لئے ہاسٹل میں محدود نشستیں موجود ہیں لیکن لڑکیوں کے لئے رہائش کا قطعاً کوئی انتظام / بندوبست نہیں ہے۔ دیگر معلومات / شرائط کالج نوٹس بورڈ پر ملاحظہ فرمائیں

فون نمبر تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۵۶۵

ایم اے مسعود چوہدری
پرنسپل گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چوہدری اور مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم پر مشتمل ایک ڈویژن بنچ نے صدر مملکت کی جانب سے قومی اسمبلی اور گورنروں کی جانب سے صوبائی اسمبلیاں توڑنے کے خلاف دو الگ الگ رٹ درخواستیں آج باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے وفاق پاکستان بذریعہ وفاقی سیکرٹری وزارت انصاف پارلیمانی امور اور پاکستان کے اٹارنی جنرل کو ۵ ستمبر کے لئے نوٹس جاری کر دئیے ہیں۔ یہ رٹ درخواستیں سابق وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور خواجہ احمد طارق رحیم اور ایک وکیل مسٹر ذاکر سکندر خاں کی جانب سے دائر کی گئی ہیں۔

○ وفاقی وزیر داخلہ زاہد سرفراز نے کہا ہے کہ سندھ میں پاکستان کا پرچم جلانے والے افراد کے خلاف درج مقدمات واپس نہیں لئے جائیں گے بلکہ ایسے افراد کو سخت سزائیں دی جائیں گی۔

○ کراچی شہر کے چار مختلف علاقوں سے چار لڑکوں کو زبردستی اغوا کر لیا گیا ہے۔ اغوا کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کی وجہ سے شہریوں میں خوف طاری ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ روس نے امریکہ سے کہا ہے کہ وہ عراق میں فوجی ٹھکانوں پر حملے کا ارادہ ترک کر دے بی بی سی کے مطابق روس نے کہا کہ صرف پرامن تصفیہ ہی خلیج کے بحران کو ختم کر سکتا ہے۔

○ عراق کے وزیر خارجہ طارق عزیز نے کہا ہے کہ اگر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل پیریز ڈی کوئیار عراق پر حملہ نہ کئے جانے کی ضمانت دیں تو غیر ملکیوں کو عراق سے جانے کی اجازت دے دی جائے گی۔

○ چین اور سوویت یونین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ خلیج کا موجودہ بحران حل کرنے کیلئے غیر فوجی ذرائع استعمال کرنے چاہئیں اور جنگ سے گریز کرنا چاہیئے۔

○ سعودیہ کو عراق پر حملہ کے لئے مورچہ نہیں بنایا جائے گا۔ قاہرہ میں عرب لیگ کے وزرائے خارجہ نے عراقی فوج کی واپسی اور کویتی حکومت کی بحالی کے لئے اپنے مطالبہ کا اعادہ کیا ہے اور عراق اور عرب لیگ کے سات ارکان نے اس اجلاس میں شرکت نہیں کی۔ سعودی عرب کے وزیر دفاع شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز نے کہا ہے کہ ان کے ملک کو عراق پر حملہ کرنے کے لئے مورچے کے طور پر استعمال نہیں کیا جائے گا۔

بقیہ: صـــ ۶ سے آگے

تھے ... پھر سندھ میں رن کچھ کے علاقے میں بریگیڈیئر افتخار تھے۔ یہ سارے احمدی ہیں اچھے بددیانت لوگ ہیں!! کہ جب جان کی بازی لگانے سر دھڑ کی بازی لگانے کا وقت آیا تو سب سے آگے ہوتے ہیں۔

بہت سے جرنیل تھے ان میں احمدیوں کی تعداد، جرنیلوں کی، تھوڑی ہے لیکن کیسا اتفاق ہوا کہ جتنے تھے سارے چمک اٹھے۔ ان کے دل میں جذبے تھے اور وطن سے محبت کرنیوالے تھے۔ روزنامہ جنگ لندن ۷، ستمبر ۱۹۸۶ء

جو رکے تو کوہِ گراں تھے ہم جو چلے تو جاں سے گذر گئے
رہ یار ہم نے قدم قدم تجھے یادگار بنا دیا

پتہ

نوٹس داخلہ

انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس میں نئے اور جدید کمپیوٹرز پر یکم سے ۱۰، ستمبر تک داخلہ جاری ہے

ضروری اعلان

وطن عزیز پاکستان کے دفاع کیلئے جن احمدی سرفروشوں نے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ان سے یا اُن کے عزیزوں دوستوں سے التماس ہے کہ وہ ایسے جانبازوں کے تفصیلی کوائف خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ جماعت کے سامنے ایسے ہیروز کی داستان پیش کی جا سکے۔

مرزا خلیل احمد قمر۔ وقف جدید۔ ربوہ

اعلان تعطیل

کل بتاریخ ۶، ستمبر بروز جمعرات دفتر الفضل میں یوم دفاع کے سلسلے میں تعطیل ہوگی۔ اس لئے کل ۶، ستمبر کو الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینجر)

ہاسٹل برائے طلباء و طالبات

اوّل تا ہشتم

کریسنٹ ماڈل سکول مین روڈ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

خوبصورت عمارت، تجربہ کار عملہ، پر خلوص انتظامیہ

(مبارک احمد چیمہ - ایم۔ اے۔ بی ایڈ)

فون: ۶۳۸۵۲